سوال

(05)خطبہ رمضان

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

خطبہ رمضان

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ناظرین اہل حدیث مسلمانوں کی ایک مستقل جماعت ہے، اس لیے ان کو ہر سال خطبہ رمضان شریف بغرض اداء سنت سنایا جاتا ہے، نیزن جونئے افراد خریداروں میں داخل ہوتے ہیں، ان کو بھی پہنچ جاتا ہے، خطبہ مسنونہ یہ ہے:

((عن سلمان فارسی قال خطبنا رسول اللہ ﷺ فی اٰخر یوم من شعبان فقال یا ایھا الناس قد اظلکم شھر عظیم شھر مبارک شھر فیہ لیلۃ خیر من الف شھر جعل اللہ صیامہ فریضۃ وقیام لیلۃ تطوعاً من تقرب فیہ بخصلۃ من الخیر کان کمن ادی فریضۃ فیما سواہ ومن ادی فریضۃ فیہ کان کمن ادی سبعین فریضۃ فیما سواہ وھو شھر الصبر والصبر ثوابہ الجنۃ وشھر المواساۃ وشھر یزاد فیہ رزق المؤمن من فطر فیہ صَائما کان لہ مغفرۃ لذنوبہ وعتق رقبتہ من النار وکنالہ مثل اجرہ من غیر ان ینتقص من اجرہ شی قلنا یا رسول اللہ لیس کُلّنا نجد ما نفطر بہ الصائم فقال رسول اللہ ﷺ یعطی اللہ ھذاالثواب من فطر صائما علی مذقۃ لبن او تمرۃ او شربۃ من ماءٍ ومن اشبع صائما سقاہ اللہ من حوضی شربۃ لایظمأ حتی ید خل الجنۃ وھو شھر اولہ رحمۃ واوسطہ مغفرۃ واٰخرہ عتق من النار ومن خفف عن مملوکہ فیہ غفرلہ واعتقہ من النار)) (مشکوٰۃ: ص ۲۷۳۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان)

’’یعنی سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ماہ شعبان کی آخری تاریخ رسول اللہ ﷺ نے ایک خطبہ ہم کو سنایا۔ فرمایا: اے لوگو! تم پر ایک بہت ہی عظیم الشان بابرکت مہینہ آیا ہے، وہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں کی رات سے بھی افضل ہے، خدا نے اس مہینے میں روزے رکھنے فرض کیے ہیں اور رات کو قیام کرنا نفل قرار دیا ہے، جو کوئی اس مہینے میں نفل نیکی کا کام کرے، وہ ایسا ہو گا کہ اس نے اور دنوں میں گویا فرض ادا کیا۔ اور جو اس مہینہ میں فریضہ ادا کرے وہ ایسا ہو گا کہ اور دنوں میں گویا اس نے ستر فریضے ادا کیے۔ وہ ماہ رمضان صبر کا مہینہ ہے، اور صبر کا بدلہ جنت ہے، وہ باہمی سلوک اور مروت کا مہینہ ہے، وہ ایسا مہینہ ہے کہ مومن کا رزق اس میں بڑھ جاتا ہے، (یعنی روزہ دار اس دنیا میں بھی خوب کھاتا ہے، اور قیامت کے روز بھی اس کی برکت سے خوب نعمتیں پائے گا، جو کوئی اس مہینے میں روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اس کے گناہوں کی بخشش ہو گی۔ اور آگ سے نجات ملے گی اور اس کو روزہ دار جتنا ثواب ملے گا۔ یہ نہیں کہ روزہ دار کی افطاری کے لیے بہت کچھ سامان چاہیے۔ اس لیے ہم (صحابہ) نے عرض کی! حضور ہم میں سے ہر ایک قدرت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کی افطاری کراسکے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس کو بھی دے گا۔ جو روزہ دار کو دودھ کی تھوڑی لسی یا پانی پلا دے (کیونکہ خدا کے یہاں نیت کا اجر ہے) جو کوئی روزہ دار کو ٹھنڈا شربت پلائے یا پیٹ بھر کر کھانا کھلائے خدا اس کو میرے حوض کوثر سے شربت پلائے گا۔ جس کی وجہ سے وہ سارے محشر میں جنت میں داخل

ہونے تک کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ یہ ماہ رمضان ایسا ہے کہ اس کا شروع حصہ رحمت ہے، درمیانی حصہ بخشش ہے، آخری حصہ جہنم سے آزادی ہے، جو کوئی اس مہینے میں اپنے کارکن کے کام میں تخفیف کرے یعنی معمول سے کام کم کرائے، خدا اس کو بخش دے گا، اور اس کو جہنم کے عذاب سے نجات دے گا۔''

مدیر: خاکسار مدیر کی امید بے جا نہ ہوگی کہ ناظرین اہل حدیث افطار صیام کے وقت جملہ برادری ناظرین اہل حدیث کو عموماً اور خاکسار خادم مدیر کو خصوصاً ملحوظ رکھ کر حسن خاتمہ اور دفع ہم و غم کی دعا کریں۔

((اللھم احسن عاقبتنا فی الامور کلھا واجرنا من خزی الدنیا وعذاب الاخرۃ)) (۵ نومبر ۱۹۳۷ء)

((اللھم اغفرلہ وارحمہ اکرم نزلہ ووسع مدخلہ وادخلہ الجنۃ الفردوس برحمتک یا ارحم الراحمین۔ اٰمین)) (راز)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 06 ص 84-89

محدث فتویٰ